ڈاکٹر احمد سہیل / گولڈ مین کا ساختیاتی نظریہ

رومانیہ نژاد فرانسیسی نقاد اور عمرانیات دان لوسین گولڈ مین Lucien Goldmann (۱۹۱۳ء۔۱۹۷۰ء) نے ۱۹۳۴ء میں فرانس نقل مکانی کی۔ وہ یورپ کی فکری تحریک "مارکسٹ ہیومن ازم" کے اہم نقادوں میں سے ایک ہیں۔ اس تحریک کو دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ کی فکری فضا میں سب سے توانا فکری تحریک کہا گیا۔ وہ فرانس میں Ecole Pratique Deshautes Etudes اور سنٹر آف سوشیولوجی آف لٹریچر کے ناظم بھی رہے۔ انہوں نے کچھ دن ژاں پی ژے (Piaget) کے معاون کی حیثیت سے کام کیا اور جنی ساختیات Genetics Structuralism کا تصور پیش کیا جو کہ تاریخی تصور ہے۔ گولڈ مین کے مطالعوں میں ایک اہم تصور، "تصور کائنات" کا ہے جس نے دنیا کے فکری حلقوں میں دھوم مچادی۔ اس میں کائنات کا تصور، معاشرتی گروہوں کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے۔ گولڈ مین کی نظر میں یہ تصور ادیب کے تناظر سے قریب تر ہے جو مطلق دنیا میں فن کے عمل سے بھی متعلق ہوتا ہے۔ الہیات کے نتائج کے سبب مصنف دنیا اور خدا کی جس سے دستبردار ہو جاتا ہے، خدا حاضر نہیں ہوتا، وہ چھپا ہوا ہے اور خاموشی سے مشاہدہ کر رہا ہے۔ اطالوی ماہر نشانیات ماریا کورٹی (Maria Corti) نے لکھا ہے۔ "گولڈ مین کے طریقہ کار اس وقت زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں جب معاشرتی ساختیہ وسیع ادبی نظام کا ساختیہ بن جائے۔ یہ ادبی "کل" ہے۔ جس سے آسانیاں پیدا ہوتی ہیں اور مزید معاشرتی پہلوؤں کے پیغامات سامنے آتے ہیں"۔ گولڈ مین کی کتابوں کے تراجم خاصے دنوں بعد انگریزی میں ہوئے۔ جس کے سبب ان کے انتقادی اور فکری کارنامے وقت پر ابھر کر سامنے نہ آسکے۔ ان کی تحریروں کی فہرست یوں بنتی ہے۔

(1) The Hidden God (1959), (2) Towards A Sociology of The Novel (1964)
(3) Essays on Method in the Sociology of Literature (Translated and Edited By William Q. Bielhower 1980) (4) Jean Piaget and Philosophy.
(5) The Languages and Criticism. (6) Immanuel Kant (1971)
(7) Kierkegard Vivant (1966) (8) Lukacs and Heidegger

گولڈ مین پر کچھ اور لوگوں نے بھی لکھا ہے۔ تفصیلی حوالے کتابیات کی فہرست میں موجود ہیں۔

گولڈ مین نے ساختیات کو مارکسی حوالے سے مطالعہ کیا۔ ان کی تحریروں پر جارج لوکاش کے تنقیدی نظریات کا گہرا اثر رہا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ کی فکری فضا میں گولڈ مین کی "انسانی مارکسیت" کا چرچا رہا، انہوں نے اپنی کتاب پوشیدہ خدا (Hidden God) میں کئی اہم تصورات سے بحث کی جس میں ان کا "تصور کائنات" (World View) کا تصور سب سے زیادہ زیر بحث آیا، جس میں انہوں نے معاشرتی گروہوں (طبقات) کو فکر کا مرکزی نکتہ بناتے ہوئے "تصور کائنات" کے نظریئے کی تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ گولڈ مین نے اس بات کو محسوس کیا کہ ادیب کا "تصور کائنات" فنکارانہ عمل میں "عالم" کو تخلیق کرتا ہے۔ کتاب میں کئی جگہ ابہام موجود ہے۔ اور اصطلاحات کی ترسیل میں خاصی پیچیدگیاں ہیں اسی سبب متن الجھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ خاص کر جب وہ نئی کانتین ازم (Neo - Kantianism) مارکسیت اور مذہبی الحاد کی اصطلاحات کو بیان کرتے ہیں اور پھر ایک ہی سانس میں "المیے" اور "جدلیات" کے المیاتی تصور سے دستبردار بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اسے فلسفے کی "جسمانیت" تصور کرتے ہیں۔ گولڈ مین نے اس کتاب میں پاسکل (Pascal) کی فکر اور رسین (Racine) کے المیاتی ناٹکوں کے پس منظر سے سیاسی اور المیاتی بحران کو دریافت کرتے ہوئے سترھویں صدی کے فرانس کی مذہبی تحریک ژن ژین ازم اور اشرافیائی طبقوں کا تقابل کیا ہے خاص کر انہوں نے اس دور کے تین بڑے بحرانوں کی نشاندہی کی۔

۱۔ روایتی معاشرتی ضابطوں کی عدم تکمیل ۲۔ تاؤمسٹ (Thomists) تصور کائنات کی تفریق
۳۔ دربار (حکومت) اور معاشرتی پرمیں (طبقے) دنیاوی تصادم کا سبب ہوتی ہیں۔ جس سے رسین اور پاسکل متعلق ہیں۔ گولڈ مین کے یہ نکات مارکسی فکر میں ہمیشہ سے ہی پسندیدہ رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے ان تصورات کو گہرائی سے مطالعہ کیا خاص کر فرانس کے روشن خیال طبقے نے ان خیالات کو سنجیدگی سے لیا اور مارکسی فکر میں کلیت کی تاریخیت کی رسائی کو ژن ژین ازم کے نظریے کے حوالے سے مارکسی فکر کی گہرائیوں میں اتر کر کئی اعلیٰ ترین موضوعات کا انکشاف بھی کیا۔ یہاں یہ بات خاطر نشان ہے کہ گولڈمین کے یہ تمام خیالات طبع زاد نہیں تھے۔ ۱۹۳۴ء کے شروع میں فرنس بروکینو (Franz Brokenau) نے سترھویں صدی کے فلسفیانہ تناظر میں ایک کتاب لکھی جس پر توجہ نہ دی گئی اور ایک عرصے تک اسے نظر انداز کیا گیا۔ اس

تحریر میں پاسکل کے حوالے سے کئی اہم باتیں کہی گئی تھیں۔ خاص طور پر بروکینو نے اس بات کا تاثر دیا کہ ژان ژن ازم کے انقلاب کے پس منظر میں پاسکل کلی معاشرے کی ضمنی آواز بن کر گونج رہا تھا۔ بحران کے اس دور میں السیاتی منصب کے معاشرتی کردار کی بازگشت بھی سنی گئی۔ لوسین گولڈ مین نے بروکینو کے انہی خیالات سے استفادہ کرتے ہوئے اشرافیائی طبقے کا تقابلی تجزیہ کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ژان ژن ازم کی تحریک، رسین کے السیاتی ناٹکوں پاسکل کے فلسفے اور اشرافیاتی طبقے Nobless De La Roba کے ذہنی ساختوں اور فکری حرکیات ایک جیسی ہیں۔ ژاں ژن ازم کی مذہبی فکر حقیقت کا السیاتی تصور ہے کہ فرد گناہوں میں لتھڑا ہوا ہے اور ایک ایسے خدا کے تصور میں معلق ہے جس کا عالم انسانی میں وجود نہیں ہے۔ خدا اس دنیا کو چھوڑ چکا ہے لیکن بندوں پر اپنا حکمانہ اقتدار برقرار رکھے ہوئے ہے لہٰذا فرد کے لئے یہی ایک رستہ رہ جاتا ہے کہ وہ مغائرت کے المیے کو گلے لگائے۔ گولڈمین کا کہنا ہے کہ پاسکل کی فکر اور اشرافیائی طبقے کے ذہن میں یہی چھپے ہوئے ساقیے کارفرما تھے۔ انہوں نے اس السیاتی حرکیات کو معاشرتی حوالے سے پیش کرتے ہوئے اسے مخصوص قسم کا مارکسی رنگ دے دیا۔ ان کے بقول ژاں ژن ازم اس اشرافیائی طبقے کے نظریئے اور احوال کو سمجھتی ہے کہ ان کی تمام کی تمام کشمکش دربار (حکومت) اور رومن کیتھولک کے خلاف ہے۔ فرنس بروکینو کے ان خیالات کو گولڈ مین نے بڑی چابک دستی سے پیش کیا لیکن کہیں بھی جھوٹے منہ بروکینو کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ "پوشیدہ خدا" میں گولڈ مین نے انفرادی Pensee کو پاسکل کے "نظریۂ آگہی" کی طرف موڑ دیا۔ خاص کر پاسکل کے نظریات کی جمالیات، اخلاقیات اور اس کی مخصوص قسم کی مذہبی زندگی کو موضوع بحث بنایا گیا جو کہ انسانی نوعیت کا گروہی شعور بھی ہے۔ خاص کر پاسکل اور لوسین کا جدلیاتی تناظر مارکس، انجلس اور لوکاش کے تصور جدلیات سے کسی طور پر جدا نہیں۔ جو بذات خود گولڈ مین کا جدلیاتی تصور ہے۔ جس میں چھپے ہوئے باطنی المیے جدلیاتی تصور سے مختلف ہیں اور جس کی باطنی طور پر پاسکل کے نظریات سے قریبی مطابقت ہے۔ اس مقام پر جدلیات اس بات کا احساس بھی دلواتی ہے کہ المیہ حقیقت کا ابتدائی (قدیمی) منجمد تناظر یا حقیقت کی جدلیاتی کلیت کی حرکیات بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

گولڈ مین کا فکری مطالعہ پاسکل کے خدا اور فرد کے تصور کی متناقضی توسیع ہے۔ کیونکہ

پاسکل نے کہا تھا کہ خدا کا وجود ہے لیکن دنیا اخلاقی طور پر شیطانی ہوگئی ہے لہذا فرد دنیا میں نمایاں نہیں ۔فرد کا تعلق دنیا سے کٹ چکا ہے اور وہ باطنی خاموشی کی گہری قیمت ادا کر رہا ہے۔ انسان اور فرد اس وقت تک قابل نفرت ہیں جب تک یسوع مسیح انہیں آزاد نہیں کروالیتے۔ اس عمل میں خدا ثالثی کا کردار ادا کرتا ہے۔ یہاں گولڈمین نے نہایت ہی فطانت سے حضرت عیسیٰ کے المیاتی ذہن کی معقول نامیات پیش کی ہے، اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ المیات کا جدلیاتی تناظر سکونی اور بنجر قسم کا نظریہ ہے۔ گولڈمین نے ان دونوں تصورات کو اصل تاریخی حوالے سے جوڑنے کی کوشش کی لیکن وہ پاسکل اور مارکس کی فکری یگانگت کو دریافت نہ کر سکے۔

گولڈمین بنیادی طور پر ادبی نقاد نہیں ۔لیکن ان کی کتاب Towards of Sociology of Novel ادبی عمرانیاتی نقطہ نظر سے اہم تنقیدی کام ہے جو گولڈمین کی مخصوص تنقیدی فطرت کا خاصہ بھی ہے کہ اس میں ساختیاتی حوالے سے تاریخی جدلیات کی مادیت کا تجزیہ کیا گیا ہے جو مارکسی نظریئے میں فکر کی نئی جہت بھی ہے۔ جس میں بنیادی تصورات لوکاش کے اولین مارکسی نظریات سے لئے گئے ہیں۔ ان تصورات میں لوکاش کا سب سے اہم تصور " عمرانیات " کا ہے جس کو بنیاد بناتے ہوئے گولڈمین نے اپنی فکری جدلیات کی عمارت کھڑی کی ہے ۔ عمرانیات کی یہی فکری کلیت جہاں مارکسی فکر نے مغائرت کا احساس دلواتی ہے تو دوسری جانب سکہ بند مارکسیت کو بھی نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ جس پر فریک فرٹ دبستان کا بھی خاصا اثر ہے۔

لوکاش نے حرکیاتی ساختیے کے ناطے سے المیے اور ناول کا جو تصور دیا وہ دنیا میں بسنے والے انسانوں کے لئے مکمل طور پر پیچیدہ ہے جس کو گولڈمین نے اپنی مخصوص تحقیق و فکر کے بعد معاشرتی ، معاشی اور سیاسی ساختیے کے تناظر میں نئے مفاہیم سے روشناس کروایا۔ گولڈمین نے اپنی اس بحث میں لوکاش کے تصورات کو مباحث کے بعد فلسفے اور ادبیات سے جوڑتے ہوئے اس بات کی تحقیق کی کہ باطنی مطابقت معروضی قطعیت سے متعلق ہو جاتی ہے اور دنیا کا "تصور کائنات" بامعنی طور پر کائناتی ساختیے کی شکل میں ابھر کے سامنے آئے اور فہم دنیا کی تمام پیچیدگیوں اور توانائیوں کو اپنی مٹھی میں لے لے یہ دنیا درجہ بندی کے بعد ہی سمجھ آسکتی ہے۔ گولڈمین کا خیال ہے کہ حقیقت کو گرفت میں لینے کے لئے تجربیت ، عقلیت اور المیاتی تناظر کو

مکمل طور پر ایک "کُل" کی صورت میں دیکھنا پڑے گا۔ ان کے خیال میں دنیا کے تناظر کی ہیت، شعور کی ہیت سے منسلک ہے جو کہ اصل میں معاشرتی طبقات سے اپنی جلوہ نمائی کرتی ہے اور "تصور کائنات" ہمیشہ سماجی طبقات کا تناظر ہی ہوتا ہے۔

گولڈ مین کا "تصور کائنات" کا نظریہ بھی شکست و ریخت کے مراحل سے گذرا۔ اس نظرئیے پر شدید قسم کے اعتراضات ہوئے اور یہ کہا جانے لگا کہ یہ کوئی نظریہ نہیں ہے لہذا گولڈمین کو کہنا پڑا کہ "نظرئیے کے جوہر میں جزوی سطح پر دروغ گوئی ہوتی ہے لیکن اس کے دوسرے رخ پر دنیا کا جو تناظر ہوتا ہے وہ حقیقت کی سچی تصویر پیش کرتا ہے"۔ لیکن پھر بھی کئی کٹھن مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر "تصور کائنات" کی فطرت کا باریک بینی سے تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔ گولڈمین کا خیال ہے کہ یہ فوری قسم کے تجزیاتی حقائق نہیں ہوتے لیکن کسی حد تک انہیں ساتھیے کے تصورات کہا جا سکتا ہے جو کہ معاشرتی گروہوں کے درمیان سے ہی نشوونما پاتے ہیں۔ "تصور کائنات" ہی کی ادبی اور فلسفیانہ تجریدیت کے دروازے کھول کر نئے فکری متن کو دریافت کرتا ہے۔ نہ ہی ان کا کوئی اپنا معروضی وجود ہوتا ہے مگر نظریات کا اظہاری وجود معاشرتی پرتوں کے ان جبروں میں دلچسپی لیتا ہے جن کا تعلق اصل صورتحال سے منسلک ہوتا ہے۔ گولڈمین "تصور کائنات" کے تصور کو اجتماعی گروہ کی ہیت گردانتے ہیں جس میں وظائف کا عمل سیمنٹ کی طرح پختہ ہوتا ہے جو افراد کو ایک مرکز پر لا کر "گروہ" کی صورت دیتے ہوئے اجتماعی شناخت کے خدوخال کو ابھارتی ہے تو دوسری جانب "تصور کائنات" کا تناظر سماجی گروہ کے علاوہ سماجی طبقات کا بھی تصور ہے جو گولڈمین کی نظر میں اس لیے اہم ہے کہ یوں ادیب کسی مخصوص سماجی طبقے میں رہتے ہوئے جو کچھ بھی لکھتا ہے وہ ہمیشہ ایک بڑی معاشرتی اور سیاسی تبدیلی کی خبر دیتا ہے۔ گولڈمین نے اپنے اس تصور کی تشریح یوں کی کہ بقول ان کے محقق حادثاتی طور پر لازمی نکات سے علیحدہ ہوتا ہے اور کلی طور پر متن کے متعلقات کو ہدف بناتا ہے اور یہی امتیاز "عظیم" اور "کم تر" لکھنے والے کے فرق کو ظاہر کرتے ہیں۔ عظیم لکھنے والے کا عمل باطنی مطابقت کر پروان چڑھاتا ہے جس میں مفاہیم اور معنویت کُل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں جس کا باطنی معیار (Criteria) تو ہوتا ہے لیکن خارجی عنصر کی نشاندہی نہیں کی جا سکتی۔ گولڈمین کا کہنا ہے کہ ادبی عمل میں باطنی مطابقت ہی "تصور کائنات" کو دریافت کرتی

ہے یوں محقق مکمل طور پر مطابقت کے ساختیے کو اپنی گرفت میں لے پاتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں لی جانی چاہیے کہ گولڈمین اپنی تنقیدی آزادی کو روایتی تنقید پر حاوی کر دینا چاہتے ہیں ان کا "تصور کائنات" جمالیاتی انصاف کی اسلوب، پیکریت اور نحو کا ضمیمہ نہیں بلکہ اس تصور کو بنیادی مقصد بنیادی طریقہ کار کے وہ پیمانے ہیں جن سے کلی طور پر متن کو سمجھا جا سکتا ہے۔ "تصور کائنات" کا تصور ہی متن کے باطنی ساختیے کا تعین کرتا ہے، یہی باطنی مطابقت "تصور کائنات" کو بیاں کرتا ہے جو گولڈمین کے تنقیدی ادبی نکات کو روایتی تنقید اور ثبوتیت (Positivism) سے قریب ترین کر دیتا ہے۔ گولڈمین کی تحریر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے عمرانیاتی فلسفیانہ ادب کو اپنے مطالعے کا محور بنایا ہے جو "تصور کائنات" کے متن کو بیاں کرتا ہے جس کی بنیاد انسانی صورتحال کی واجب الترک آگہی ہے جو کہ بنیادی معاشرتی وصف سے جڑی ہوتی ہے۔ گولڈمین کے خیال میں کلاسیکل ناولز میں فرد کے رشتے سے اشیاء کے لب و لہجہ کو دریافت کیا جاتا ہے لیکن ژاں پال سارتر، کافکا اور روب گرے لٹ (Roble Grillet) کے ناولز میں اشیاء کی دنیا فرد کو ہٹانے کے بعد اپنا مکالمہ کرتی ہے۔

گولڈمین کا تحقیقی نظریہ "مطلق" نوعیت کا ہے انہوں نے اپنے اس نظریئے کو عملی مثال جینی ساختیات (Genetic Structuralism) کی اصطلاح کی صورت میں بیان کیا۔ جس کے حوالے سے سب سے پہلے متن کی کئی ساختوں کی نشاندہی کی گئی پھر انہوں نے تاریخ اور انسانی صورتحال کو معاشرتی گروہوں اور طبقات کے حوالے سے مطالعہ کرتے ہوئے اس امر پر نظر دوڑائی کہ "تصور کائنات" کا اثر طبقات پر ہو کر مصنف کی تحریروں پر کس طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ان کے خیال میں متن اس بات پر زور دیتا ہے کہ تاریخ ایک طرح کا طریقہ عمل ہے۔ ان کی اس اسلوبیاتی رسائی سے معاشرتی گروہوں اور متن میں تجریدیت کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔ طریقہ کار کا جو ہر متن اور معاشرتی ساختیے (سماجی گروہ اور طبقات) سے عبارت ہے جو کسی طور پر مارکسی تجریدیت کے "مطلق کُل" سے متاثر بھی ہے۔ گولڈمین کا خیال ہے کہ ادب میں معاشرتی کلیت کا عنصر سب سے اہم ہوتا ہے جو آدمی کی فطانت سے کئی گنا بڑا ہوتا ہے۔ انہوں نے ثبوت کے لئے گوئٹے، بالزاک، فلابئیر، کافکا، جوائس اور کامو کی مثالیں دی ہیں خاص کر انہوں نے مالرریکس (Malraux) کے فکشن اور ناول کے مابین تجزیہ کرتے ہوئے ان کی تحریروں میں

سماجی طبقات اور گروہوں کی حرکیات کا تجزیہ کیا ہے کیونکہ " تصور کائنات" تنقیدی بھائی چارے کی علامت بھی ہے جو ان کی نظر میں کسی حد تک کمیونزم کی معتبر قدر بھی ہے۔ عقائدی نقطہ نظر سے فکشن کی یہ دنیا غیر مسائلی اور غیر معتبر بھی قرار پاتی ہے۔ کیا مالرائیکس کی کمیونزم سے وابستگی متوسط طبقے کی صورتحال کو واضح کرنے میں کامیاب ہے؟ یہ سوال ہمیشہ اہم رہا ہے، جس کے بارے میں گولڈمین کا ذہن صاف نہیں۔ کیونکہ اس سطح پر آئیڈیالوجی کے کئی سوالات سر اٹھاتے ہیں، اگر مارکسیت "تصور کائنات" کے حوالے سے انسانی حالت (Man's Estate) کی باطنی وحدت کا تذکرہ ہوتا ہے تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ اسٹالین کے "امید کے ایام" (Days of Hope) اور ہسپانوی خانہ جنگی کی متنازعہ تکنیک اور عسکری اصطلاحات کو کیسے بیان کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ حکمت عملی اور اقدار کے مسائل نہیں ہیں لیکن مسائلی عنصر کی غیر موجودگی کامل طور پر " تصور کائنات" کو پیش نہیں کرتی، پھر بھی ان میں "نظریہ حیات" (آئیڈیالوجی) کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ اس طرح کے حوالوں سے اسٹالن ازم میں اسی قسم کے تصورات کا سراغ ملتا ہے لہذا نظر یہ آتا ہے کہ "تصور کائنات" نظریۂ حیات میں تبدیل ہو کر لکھنے والوں کی تحریر کا حصہ بن جاتا ہے۔ گولڈمین کی ساختیاتی بحث کا محور یہی ہے کہ مارکسیت ہی ساختیات کی اولین شکل ہے۔ مارکسیت کی جدلیات اگر عصری مکالمے کے حوالے سے دیکھا جائے تو دو مختلف صورتحال ابھرتی ہیں جن میں پہلی صورت ثبوتیت کی ہوگی تو دوسری صورت غیر جنی ساختیات کی ابھرے گی۔ جس کو حاوی نظریہ بھی کہا جا سکتا ہے اور جو لسانی بنیادوں پر بعد ازاں نفسیاتی، تاریخی اور سائنسی حیثیت سے جانی جائے گی۔

گولڈمین نے اپنی تحریروں میں ہیگل اور مارکس کی جدلیات سے بحث کی ہے وہیں پر انہوں نے اس تعلق سے ساختیے کے نکات کو بھی خلاصے کے طور پر بیان کر دیا ہے۔

۱۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ بغیر معنویت اور وظائف کے ساختیہ کی تفہیم ہو۔

۲۔ ساختیے وظائفی ہوتے ہیں اور وہ کائناتی نوعیت کے نہیں ہوتے۔ آخر کار وہ انسانی زندگی سے متعلق ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ہیگل اور مارکس کے ساختیاتی تصور میں (ا) ماورائیت (ب) تکوینیت (Genesis) کے دو نوعیاتی موضوعات سامنے آتے ہیں۔

REFERENCES CITED

Adorno, T.W.
Prisms: Cultural Criticism And Society, Superman, London 1967.

Caute, David.
Portrait Of The Artist And Midwife; In Time Literary Supplement, 26 November, no 3639, 1465-1466, 1971.

Cros, Edmon.
Theory And Practice Of Sociocriticism, University Of Minnesota Press, Minneaplis, MN. 1988, pp3- 19.

Comrie, Bernard.
Genetic Classification, Contact, and Variation, Georgetown University Round Table On Languages And Linguistics, 1988, p 81-93.

Goldmann, L.
The Balcony: A Realist Play, Praxis, 4 1st Published 1960.

Goldmann,L.
Cultural Creation In Modern Society, Telos Press, 1980.

Goldmann,L.
Towards The Sociology Of the Novel, Methuen, London, 1975.

Goldmann,L.
Method In The Sociology Of Literature: Status And Problem Of Method, "In Albrecht, etal 1970

Goldmann,L.
Lukacs And Heidegger, Ruthledge And Kegan Paul, London, 1997.

Goldmann, L.
Racine, Cambridge, Rivers Press, 1972.

Goldmann, L.
Ideology And Writing, In Times Literary Supplement 28, September 1967-903-905.

Goldmann, L.
"Criticism Dogmatism In Literature, "in David Cooper (ed) The Dialectics Of Liberation, Penguin, Harmondsworth, 1968.

Goldmann, L. The Human Sciences And Philosophy, CAPE London, 1969.

Goldmann, L.
The Hidden god, Routledge & Kegan Paul, London, 1969.

Horkheimer, Mand. Adorno, T.W.
Dialectic Of Enlightenment, Allen Lane, London 1973.

Mackey, Richard (ed)
"Velocities Of Change" ,The John Hopkins University Press Baltimore and London 1974 p82-102 (on Goldmarm)

Martindale, D.
The Nature And Types Of Sociological Theory, Houghton Mifflin, Boston 1960. Ch. 17&18.

Said, Edward W.
"A Sociology Of Mind", Partisan Review 33 (1966) 444-448 On Lucien Goldmann.

Sayre, R.
Lowenthal, Goldmann And Sociology of Literature, Telos, no45 Autumn 1980.

Stamiris, yiannis.
Main Currents in Twentieth Century Literary Criticism- A Critical Study, Tory, New York, 1986, p53-63.

Scigaj, Leonard M.
Genetic Memory And Three Traditions of Crow, Perspective On Contemporary Literature, 1983, V 9 pp83-93.

Selden, Ramon (ed).
The Theory Of Criticism, From Palato To The Present: A Reader, Longman, London, Newyork 1988, p434-435.

Swingewood, Alan.
Sociological Poetics And Aesthetic Theory, St. Martin New York 1987 pp25-34

Wawthorn, Jermy.
Foundation Issue In Literary Theory, Edward Arnold, London, 1987 pp 84-87.

جلد۱، شمارہ ۳، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۷ء

مدیر: نصیر احمد ناصر

قیمت موجودہ شمارہ 80 روپے

زرِ سالانہ:

پاکستان: 300 روپے

دیگر ممالک کیلئے: 1000 روپے

خط و کتابت و ترسیلِ زر کا پتہ:

B-2 سیکٹر D-17

میرپور (اے۔ کے)

پوسٹ کوڈ 10250، پاکستان

روم نمبر ۱، فرسٹ فلور، اعوان پلازہ، شادمان مارکیٹ، لاہور

مدیر : نصیر احمد ناصر